ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ :

ایک قلمی مجموعۂ رسائل

(تعارف مشمولات)

۱۲ فروری ۱۹۶۶ء کو راقم نے مولوی شمس الدّین مرحوم (م ۱۹۶۸ء) تاجر کتب نادرہ کی دکان (چوک مینار مسجد ، لوہاری دروازہ ، لاہور) پر رسائل کا ایک قلمی مجموعہ دیکھا جو مولوی صاحب مرحوم نے اپنی علم دوستی کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے میرے حوالے کر دیا۔ رحمہ اللہ۔

اس مجموعے میں مندرجہ ذیل رسائل اور تحریریں شامل ہیں :

(۱) فاضل محمّد عبدالحلیم لکھنوی کا عربی میں لکھا ہوا رسالہ " التّعلیق الفاصل فی مسئلہ الطہر المتخلل "۔

(۲) اردو نثر میں لکھا ہوا رسالہ " ہدایت الاضاحی "۔

(۳) بعض مسائل پر ، فقہی تصریحات

(۴) تمباکو نوشی کے رد میں لکھا ہوا رسالہ " ردّ الملحدین " (عربی)

(۵) مولوی جان محمد (بن محمد غوث بن ولی اللہ) سیال کوٹی ثمّ لاہوری (مدفون گڑھی شاہو) کا ، تمباکو نوشی کی قباحت کے بیان میں سنہ ۱۲۲۶ھ میں لکھا ہوا رسالہ " بیان فی قباحۃ الدّخان " (فارسی)

(۶) شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی سے سکھوں کی مملکت کے بارے میں سوالات اور ان کے جوابات (فارسی)۔

نمبر ۴ اور نمبر ۵ والے رسالے سماجی اور تاریخی لطائف سے خالی نہیں اور کسی دوسری صحبت میں قارئین کو ان سے روشناس کرایا جائے گا۔ سر دست منثور اردو رسالے " ہدایات الاضاحی " کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ مگر اس سے پہلے کچھ کاتب کے بارے میں:

اندرونی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی غلام حسین اس مجموعۂ رسائل کے کاتب ہیں۔ رسالہ نمبر ۱ (تصنیف محمّد عبدالحلیم لکھنوی ذوالحجہ ۱۲۶۱ھ) کے آخر میں انھوں نے اپنا نام اور سنہ کتابت اس طرح لکھا ہے :

"قد تمّت هذہ الحاشیۃ النّافعۃ ... فی سنہ ۱۲۷۱ھ کاتبہ فقیر غلام حسین عفی عنہ "۔

اسی رسالے کے سرورق پر اپنی مُہر بھی ثبت کر دی ہے۔

رسالہ نمبر ۵ یعنی مولوی جان محمدؐ کے رسالے کے آخر میں لکھا ہے:

" تمام شد رسالہ مسمّٰی بیان فی قباحت الدّخان تصنیف جناب مولوی صاحب مرحوم و مغفور جان محمدؐ صاحب سیال کوتی ثم لاہوری مطابق ۱۲۸۱ ھجری معلّی مقدسی لفظہ و تمم بالخیر و بہ استعین "۔

یہاں پر بھی اپنی مُہر کو ثبت کر دیا ہے۔ قلم اور املاء کے انداز سے واضح ہوتا ہے کہ رسائل کا یہ مجموعہ کاتب غلام حسین ہی کا لکھا ہوا ہے۔ رسالہ نمبر ۲ رسالہ نمبر ۴ کے مصنّفین کے ناموں کی صراحت مجموعے میں نہیں ہے، اور ان کا سراغ خارجی شہادتوں سے لگایا جانا چاہیے۔

رسائل کا یہ مجموعہ غلام حسین نے ۱۲۷۱ھ اور ۱۲۸۱ھ کے مابین اپنے ہاتھ سے نقل کیا۔ مولانا جان محمدؐ ۱۲۸۱ھ سے پہلے فوت ہوچکے تھے۔ اور مولوی غلام حسین کو ان سے عقیدت تھی۔ دونوں ہم ذوق تھے۔ علمی و دینی خدمت میں مولوی غلام حسین، مولوی غلام رسول (قلعۂ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔ یوسف زلیخا کے مصنّف اور اپنے وقت کے مشہور واعظ) اور مولوی عبداللہ غزنوی (شیخ حبیب اللہ قندھاری کے مرید) ایک دوسرے کے رفیق تھے۔ غلام رسول اور عبداللہ اپنی تعلیم کے سلسلے میں دہلی گئے تھے اور شاید فاضل عبدالحلیم لکھنوی کے رسالے کا قلمی نسخہ بھی انھی کی وساطت سے غلام حسین تک پہنچا ہو۔ مولانا غلام رسول سے تو غالباً ان کی رشتے داری تھی۔

اب ذیل میں رسالۂ ہدایات الاضاحی اور اس کے مُصنّف کا بطور خاص ذکر کیا جاتا ہے۔

حسنِ اتفاق سے اس رسالے کا اوّلین مطبوعہ نسخہ ڈاکٹر نجم الاسلام کے پاس نکل آیا، جس سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ اس رسالے کا مُصنّف کون ہے، اور یہ کب اور کہاں پہلی بار چھپا تھا۔ اس رسالے کے مُصنّف مفتی محمدؐ عنایت احمد کاکوروی ہیں، اور یہ ۱۲۰۲ھ میں جو اس کا سالِ تصنیف بھی ہے، پہلی بار محمدؐ عبدالرحمٰن کے اہتمام سے مطبعِ نظامی واقع محلہ پٹکاپور کانپور میں چھپا تھا۔ مطبوعہ نسخے کے خاتمے کی عبارت میں مُصنّف نے اپنا نام یوں درج کیا ہے۔

"الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا۔ خدای تعالی اسے قبول فرمائے اور خاتمہ اوس کا بخیر کرے والمؤلف العبد المعتصم بذیل سیّد الانبیاء محمد عنایت احمد عفرلہ الصّمد وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ حبیبہ سیّد المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین"۔

(خاتمے کی یہ عبارت ہمارے قلمی مجموعۂ رسائل کے اوراق میں نہیں ہے)۔

یہ مفتی محمّد عنایت احمد کاکوروی جنگ آزادی ۱۸۵۰ء کے ان عُلماء و فُضلاء میں سے ہیں جو انگریزوں کی حکومت سے بغاوت کی پاداش میں انڈمان میں اسیر کیے گئے تھے۔ مفتی عنایت احمد نے علمائے عصر سے علوم عقلیہ و نقلیہ کا اکتساب کیا تھا اور سندِ حدیث شاہ محمد اسحٰق دہلوی سے حاصل کی۔ اس کے بعد قانون پڑھا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے دور میں منصفی کے عہدے پر فائز ہوئے۔ منصفی کے اجلاس میں ایک طرف طلبہ اپنی کتابیں لیے بیٹھے رہتے تھے اور جب موقع ملتا سبق پڑھ لیتے۔ ۱۸۵۰ء میں مفتی صاحب کا تقرّر صدر اعلیٰ کے عہدے پر ہوا مگر قبل اس کے نئے عہدے پر کام شروع کریں، ۱۸۵۰ء کا واقعہ رونما ہوا، جس میں مفتی صاحب پر بغاوت کا الزام قائم ہوا اور جزیرہ انڈمان بھیج دیے گئے۔ وہاں ایک انگریز کی فرمائش پر مفتی صاحب نے تقدیم البلدان کا ترجمہ کیا اور یہی ترجمہ ظاہراً انڈمان میں ان کی قید سے رہائی کا باعث ہوا۔ انڈمان کی اسیری کے دوران ہی انھوں نے کتاب "تواریخ حبیب الٰہ" (اسم تاریخی = ۱۲۷۵ھ) انڈمان کے ایک نیٹو ڈاکٹر، حکیم محمد امیر خاں کے پاس خاطر سے لکھی، اس حالت میں کہ حوالے کی کتابیں سامنے نہ تھیں۔ بعد میں اسیری سے نجات پاکر وطن پہنچنے پر کتاب کے سارے مضامین حرف بحرف کتبِ احادیث و سیَر کے مطابق کر دیے۔ تواریخ حبیب الٰہ کا بھی ایک مطبوعہ نسخہ ڈاکٹر نجم الاسلام کے پاس ہے۔ مفتی عنایت احمد کاکوروی استاد تھے مفتی لطف اللہ علی گڑھی کے، اور وہ استاد تھے نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی کے (دیکھیے استاذ العلماء از مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی)۔

اب مزید کچھ تعارف ہدایات الاضاحی کا پیش کیا جاتا ہے جو مصنّف کی انڈمان میں اسیری سے قبل کا ہے۔ اس کا نام بھی تاریخی ہے۔ ہدایات الاضاحی سے سنہ ۱۲۷۲ھ برآمد ہوتا ہے۔ اور یہ اسی سنہ میں چھپ بھی گیا تھا جیسا کہ مطبع نظامی کانپور کے ایڈیشن مطبوعہ ۱۲۷۲ھ سے ظاہر ہے۔

یہ رسالہ تین ہدایت اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے۔ ہدایت اوّل فضائل عشرہ اولیٰ ذی حجہ اور صوم یوم عرفہ اور ثواب قربانی کے بیان میں ہے۔ ہدایت دوّم مسائل قربانی کے بیان ہے۔ ہدایت سوّم تکبیرات تشریق کے بیان میں ہے اور خاتمہ عقیقے کے بیان میں۔ آخر میں مجموعۂ رسائل کے اس صفحے کا متن اور اس کا عکس شاملِ اشاعت کیا جاتا ہے جو ہدایات الاضاحی کا پہلا صفحہ ہے۔ اس سے کاتب غلام حسین کی شانِ کتابت اور صاحبِ رسالہ مفتی عنایت احمد کی اردو نثر کے اسلوب کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ہدایات الاضاحی کے پہلے صفحے کا متن:

الحمد للہ ربّ العالمین خالق الفجر مفضل اللیالی العشرہ والصّلوٰۃ والسّلام عدد الشفع والوتر علیٰ والوتر علیٰ سیّد الانبیاء محمّد وآلہٖ واصحابہٖ ذوی الجر۔ یہ رسالہ ہے مشتمل تین ہدایت اور ایک خاتمہ پر۔ ہدایت اوّل فضائل عشرۂ اولیٰ ذی حجہ اور صوم یوم عرفہ اور ثواب قربانی کے بیان میں۔ ہدایت دویم مسائل قربانی کے بیان میں۔ ہدایت سویم تکبیرات تشریق کے بیان میں۔ خاتمہ عقیقہ کے بیان میں۔ اور رسالہ سنہ ۱۲۷۰ ہجری میں تالیف ہوا اور مقصود بالذات اس سے ہدایت مسائل قربانی کی ہے۔ لہٰذا نام اس کا ہدایات الاضاحی رکھا۔

ہدایت اوّل فضائل عشرہ اولیٰ ذی حجہ اور صوم یوم عرفہ اور ثواب قربانی میں بیان میں:

قال اللہ تعالیٰ " والفجر ولیال " یعنی قسم ہے صبح کی اور راتوں اوس کی۔ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ لیال عشرہ سے یہاں اولیٰ ذی حجہ کا مراد ہے۔ پس اس آیت سے فضیلت اس عشرہ کی متحقق ہوتی ہے کہ خدایتعالیٰ نے اوس کی قسم کھائی ہے اور بخاری میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دس روز ذی حجہ میں آدمی جو کچھ عمل کرے، جیسا کہ پسند اور محبوب اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے ایسا اور دنوں کا عمل نہیں ہوتا۔ اصحابہ نے عرض کیا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی ان دنوں کے عمل صالح کے برابر نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ بھی نہیں ہے، مگر جو آدمی اپنا جان اور مال لے کر نکلے، اوس سے کچھ پھر گھر نہ لائے یعنی اللہ کی راہ میں شہید ہوجاوے اور مال بھی اوس کا اوسی میں جاوے۔

<u>فائدہ:</u> اس حدیث میں کمال بزرگی ان دنوں کی معلوم ہے کہ سوائے جہاد کے جس میں آدمی اپنا جان و مال خدایتعالیٰ کے فدا کرے اور کوئی عمل صالح ان دنوں کی عمل صالح کے برابر ثواب میں نہیں ہوتا۔ اور شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ " ماثبت بالسنۃ " میں لکھا ہے کہ قول پسندیدہ سے کہ دنوں میں دس دن اوّل ذی حجہ کے سب دنوں سے افضل ہیں، اس لیے کہ ان

دنوں میں عرفہ داخل ہے جو افضلِ ایّام ہے۔ اور راتوں میں دس راتیں رمضان کی افضل ہیں۔
اس لیے کہ ان راتوں میں لیلۃ القدر داخل ہے جو افضلِ لیالی ہے۔ پس ہر مسلمان کو چاہیے
کہ ان دنوں میں ہر قسم کی عبادت کرے، خیرات کرے یکم سی عرفہ کے دن تک روزہ رکھے
شب بیداری کرے نفلیں پڑھے کہ ہر عبادت کا بہت ثواب ملے گا اور سب گناہوں سے
پرہیز رکھے۔ اس واسطے کہ جن اوقات عبادت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے، اون اوقات میں
گناہوں کا عذاب ویسا زیادہ ہوتا ہے۔ صحیح مُسلِم میں ہے کہ بیان ثواب روزہ عرفہ کا کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو آدمی ہر مہینے تین روزہ رکھے اور رمضان کے روزہ
رکھے اور عرفہ کے دن روزہ رکھنا کفارت ہو جاوے گا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا
اور عاشورہ کے دن روزہ رکھنا کفارۃ ہوجاوے گا ایک برس پہلے کا یعنی جو شخص عرفہ کے دن
روزہ رکھے اوس کے ایک برس پہلے اور ایک برس پچھلے کے سب گناہ معاف ہو جاویں گے
اور ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کوئی عمل آدمی کا عیدِ اضحیٰ کے دن محبوب تر قربانی
سے نہیں اور بے شک آدمی کی قربانی قیامت کے دن ساتھ اپنے سینگوں اور بالوں کے ترازو
اعمال میں قربانی کرنی ڈالی گئی یہ سب چیزیں ساتھ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین خالق الخیر مفضل الایام فی الشهور والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ المخصوص بفضل سید الانبیاء
وآلہ واصحابہ ذوی الفضل اما بعد یہ رسالہ ہے مشتمل تین ہدایت اور ایک خاتمہ پر ہدایت اول فضایل
عشرہ اول ذی الحجہ اور صوم یوم عرفہ اور ثواب قربانی کی بیان میں ہدایت دوم مسایل قربانی کی
بیان میں ہدایت سیوم تکبیرات تشریق کی بیان میں خاتمہ عقیقہ کی بیان میں اور یہ رسالہ ۱۲۸۰ بارہ سو
ہجری میں تالیف ہوا اور مقصود بالذات اس سے ہدایت مسایل قربانی لکھی الحمد للہ اتمام اسکا ہدایات الا منا
ہدایت اول فضایل عشرہ اول ذی الحجہ اور صوم یوم عرفہ اور ثواب قربانی کی بیان میں قال اللہ تعالیٰ
والفجر ولیال عشر کہا اللہ نے یعنی قسم ہے صبح کی اور دس راتون اوسکی اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ لیال عشر سے
عشرہ اول ذی الحجہ کا مراد ہے پس اس آیت سے فضیلت اس عشرہ کی متحقق ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی
قسم کہائی اور بخاری میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دس روز میں جو
آدمی کچھ عمل صالح کرے جیسا پسند اور محبوب اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے ایسا اور دنون کا عمل نہیں ہوتا
اصحاب نے عرض کیا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی ان دنو کی عمل صالح کی برابر نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ وہ بھی
نہیں ہے مگر جو آدمی اپنا جان اور مال لیکر نکلے اور اس سے کچھ پھیر کر نہ لاوے یعنی اللہ کی راہ میں شہید ہو جاوے
اور مال بھی لٹا دے یعنی جان بھی جاوے فایدہ اس حدیث سے کمال بزرگی ان دنو کی معلوم ہے کہ سوا ایسی جہاد
کے جس میں آدمی اپنا جان و مال خدا تعالیٰ کی فدا کرے اور کوئی عمل صالح ان دنو کی عمل صالح کی برابر ثواب میں
نہیں اور شیخ عبد الحق دہلوی نے ما ثبت بالسنۃ میں لکھا ہے کہ قول پسندیدہ یہ ہے کہ ان دنون
کے دن رمضان کے دنوں سے افضل ہیں اس لیے کہ ان دنون میں عرفہ داخل ہے جو افضل ایام ہے اور ان دنون کی
راتوں سے رمضان کی راتیں افضل ہیں کہ ان راتون میں لیلۃ القدر داخل ہے جو افضل لیالی ہے پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان
دنون میں عبادات کرے یکم سے عرفہ کے دن تک روزہ رکھے شب بیداری کرے نفلیں پڑھے کہ عبادت
کا ثواب ان دنو میں بہت زیادہ ہے اسلیے کہ ان اوقات میں عبادت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے اور
اوقات میں عبادت کا ثواب اس قدر نہیں ہوتا ہے صحیح مسلم میں ہے بیان ثواب روزہ عرفہ کا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو آدمی ہر مہینے میں تین روزہ رکھے اور رمضان کے روزہ رکھے اسکو صیام دہر کا ثواب ہوتا ہے یعنی گویا آدمی
ساری عمر روزہ رکھتا اور عرفہ کے دن روزہ کفارت رکھنا ہو جاویگا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پیچھے کا اور عاشورہ
کے دن روزہ رکھنا کفارہ ہو جاویگا ایک برس پہلے کا یعنی جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے اوسکی ایک برس پہلے اور ایک
برس پیچھے کے سب گناہ معاف ہو جاوینگے اور ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عمل آدمی کا عید الاضحی کے دن محبوب تر قربانی سے نہیں اور
قربانی قیامت کے دن آوے گی سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت یعنی عوض ان کے ثواب ملیگا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے

رسالہ ہدایات … قلمی کے پہلے صفحے کا عکس